بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اجمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۳۴ | ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۱۸ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۱۸ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳۸

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۱۷ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دل پر بوجھ محسوس ہونے اور کبھی کبھی دل دھڑکنے کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

مخلصینِ جماعت کا اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر والہانہ لبیک

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ جات بقدر قریباً پانچ لاکھ روپے تک پہنچ گئے

احباب ساتھ کیساتھ نقد رقوم بھی پیش کر رہے ہیں۔ اب تک پچاس ہزار روپے سے زائد نقد وصولی ہو چکی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ ماہ احسان ۱۳۴۹ ہش بروز جمعہ خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبی امداد کے نئے مراکز کھولنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا اعلان فرمایا۔ احبابِ جماعت نے حضور ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے ۴۸۷۱۵۷ روپے کے وعدہ جات پیش کر دئے جن میں سے اب تک ۵۱۵۸۰۹۹ روپے نقد وصول ہو چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی طرف سے پانچ ہزار روپے کا وعدہ فرمایا ہے اور اس میں سے دو ہزار روپے نقد ادا فرما دئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احبابِ جماعت کی طرف سے وعدہ جات برابر موصول ہو رہے ہیں۔ وہ احباب جن کو السابقون الاوّلون میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے ان کی ابتدائی فہرست بغرض دعا پیش ہے (یہ فہرست ۱۶ جون ۱۹۷۰ء تک موصول ہونیوالے وعدوں پر مشتمل ہے)۔

خاکسار سمیع اللہ سیال
آنریری سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نمبر شمار	نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی	نمبر شمار	نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
۱	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ ربوہ	۵۰۰۰	۵۰۰۰	۱۵	مکرم شیخ ظفر احمد صاحب۔ ڈھاکہ	۵۰۰۰	
۲	حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ۔ ربوہ	۵۰۰۰	۵۰۰۰	۱۶	" ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا	۵۰۰۰	۲۰۰۰
۳	حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ ربوہ	۵۰۰۰		۱۷	" حکیم اللہ خاں صاحب صاداف آٹوز۔ کراچی	۵۰۰۰	۲۰۰۰
۴	محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ	۲۰۰۰	۱۰۰۰	۱۸	" خلیفہ عبدالرحمٰن خلیفہ طاہر احمد صاحب۔ کوئٹہ	۵۰۰۰	
۵	منجانب جماعتِ احمدیہ کراچی بذریعہ چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت	۳۰۰۰۰		۱۹	" مہر محمد حیات صاحب پریذیڈنٹ ڈاور	۵۰۰۰	
۶	مکرم شریف احمد صاحب بانی منجانب میاں محمد صدیق صاحب	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۲۰	" محمود احمد قمر صاحب ایڈووکیٹ۔ لائل پور	۵۰۰۰	
۷	" شیخ کریم بخش سنز بذریعہ شیخ محمد حنیف و محمد اقبال۔ کوئٹہ	۱۰۰۰۰		۲۱	" ملک کرم الٰہی صاحب جماعتِ احمدیہ کوئٹہ	۳۰۰۰	
۸	" چوہدری اسد اللہ خاں صاحب۔ لاہور	۵۰۰۰	۲۰۰۰	۲۲	" راجہ محمد نواز صاحب۔ چوہا سیدن شاہ	۲۱۰۰	۱۰۰
۹	" عبداللطیف صاحب ستکوہی "	۵۰۰۰		۲۳	" حاجی محمد شریف صاحب۔ گوجرانوالہ	۲۱۰۰	
۱۰	" چوہدری عبید نصر اللہ خاں صاحب "	۵۰۰۰		۲۴	" شیخ عزیز احمد صاحب "	۲۱۰۰	
۱۱	" اقبال محمد خاں صاحب۔ گوجرانوالہ	۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۵	" نعیم احمد خاں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ کراچی	۲۰۰۰	
۱۲	" خواجہ محمد شریف صاحب صدر دہلی دروازہ۔ لاہور	۵۰۰۰		۲۶	" خواجہ محمد امین صاحب۔ سمبڑیال	۲۰۰۰	
۱۳	" ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب۔ عارف والہ	۵۰۰۰		۲۷	" مبارک احمد برکات احمد صاحبان۔ واربل گلگت	۲۰۰۰	
۱۴	" عبدالمجید بھٹی صاحب۔ کراچی	۵۰۰۰		۲۸	" قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی۔ ربوہ	۲۰۰۰	۲۰۰۰

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ احسان ۱۳۴۹ ہش

نسلی امتیاز اور اسلام

(۲)

تعجب خیز یہ امر ہے کہ امریکہ تو امریکہ برطانیہ جیسے آزاد خیال ملک کے لوگ بھی بُری طرح نسلی امتیازات کے زعم میں گرفتار ہیں۔ اور نہ صرف افریقہ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ برِ اعظموں میں برطانوی باشندے نسلی امتیاز کے لئے بدنام ہیں بلکہ خود انگلستان میں بھی انہوں نے تارکینِ وطن کا مسئلہ اسی نسلی امتیازات کی بناء پر اُٹھا رکھا ہے اور بہت سے برطانوی باشندے اپنے ملک میں ایشیا اور دیگر برِ اعظموں کے باشندوں کو اپنے ملک سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس وجہ سے برطانیہ میں ان لوگوں کی زندگی سخت مشکلات میں گرفتار ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ حکومتِ برطانیہ کو اس کے لئے قانون بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور اس نے تارکینِ وطن کی درآمد پر اور رہائش پر بہت سی پابندیوں کے باوجود کوشش کی ہے کہ کسی طرح یہ عقدہ حل ہو جائے اور برطانوی متعصب لوگوں کی زیادتیوں سے انہیں بچایا جائے اور ان کے لئے حصولِ روزگار کے ذرائع کو وسیع تر کیا جاوے۔

حیرت یہ ہے کہ انگلینڈ میں نسلی تعصب کا شکار زیادہ تر مسلمان ہیں خاص کر پاکستان کے مسلمان اور بھارتی اور یہودی جو اصولاً نسلی امتیاز کے پابند ہیں پاکستانیوں کے مقابلہ میں زیادہ آزاد ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ کسی اسلامی ملک یا معاشرہ میں نسلی امتیاز کی لعنت موجود نہیں ہے۔ مسلمان جہاں اور جس ملک و قوم میں بھی گئے ہیں یا کسی ملک اور قوم کا باشندہ بھی اسلامی ممالک میں آکر آباد ہوا ہے انہوں نے نہ تو انفرادی اور نہ اجتماعی لحاظ سے نسلی امتیاز کو روا رکھا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض مسلمان اقوام یا قبائل اپنے آپ کو دوسروں سے اُونچا خیال کرتے ہیں لیکن اسلامی ممالک کے قانون میں ایسے امتیاز کی کہیں بھی موجودگی نہیں پائی جاتی اور بحیثیت مجموعی اسلامی معاشرہ اس لعنت سے بالکل پاک ہے۔ ہندوستان یا دوسرے ممالک میں جو اقوام نیچ سے نیچ خیال کی جاتی ہیں مسلمان ان کو بھی انسانیت کے حقوق دینے سے کبھی احتراز نہیں کرتے اور ہر قسم کے تعلقات میں قطعاً کوئی نسلی امتیاز نہیں کیا جاتا۔

مغربی عیسائی ملکوں میں اگرچہ مذہباً تو نسلی امتیاز جائز نہیں ہے لیکن عملاً یورپی اقوام نہ صرف کالے گورے بلکہ یورپی اور ایشیائی اقوام میں نسلی امتیاز کرتی ہیں اور آج دُنیا میں یہودیوں اور ہندوؤں کے نسلی امتیاز کا تو اتنا چرچا نہیں کیا جاتا مگر یورپی اقوام نے چونکہ ایشیائی اور افریقی ممالک میں اپنی بالادستی قائم کی ہوئی ہے اور جگہ بہ جگہ خاص کر افریقہ میں اپنی حکومتیں قائم کی ہوئی ہیں نسلی امتیاز کی لعنت اتنی سختی سے رائج ہے کہ سفید فاموں کی اقلیت افریقی اکثریت پر پابندیاں عائد کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا میں افریقی اکثریت سخت عذاب میں ہے۔ اسی طرح پرتگالی علاقوں میں بھی افریقی غلاموں سے بدتر زندگی گزارتے ہیں۔ اور باوجود یو۔ این۔ او کی کوششوں کے حالات میں ذرا بھی تبدیلی نہیں آرہی۔ (باقی)

راستہ کے حقوق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے زائد اقسام ہیں جن میں سے سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ عام گزرگاہ سے کوئی ایسی چیز ہٹا دی جائے جو گزرنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔۔۔۔ اگر مجبوراً بیٹھنا پڑے تو پھر راستہ کے حقوق ادا کرو۔۔۔۔ یعنی نگاہ نیچی رکھو۔ گزرنے والی اجنبی عورتوں کو دیکھنے سے پرہیز کرو اور تکلیف دہ چیزوں کو راستہ سے ہٹا دو (بخاری و مسلم)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

زندگی

تم ہو جس زندگی کے گرویدہ
وہ علامت ہے ناتوانی کی
چار دِن عیش کر کے مر جانا
یہ نہیں رِیت زندگانی کی

جان دیتے ہیں جو رہِ حق میں
زندگی کا وقار ہیں وہ لوگ
جاودانی ہے آبرو اُن کی
غیر فانی بہار ہیں وہ لوگ

(ڈاکٹر محمود الحسن ایمن آبادی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تحریک تعلیم قرآن پاک کے بارہ میں
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

(مرتبہ مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک تاریخی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ جب ہم تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہیں اور مسلم ممالک اور اقوام کے عروج و زوال، ترقی و تنزل ... کی داستانیں ہمارے سامنے آتی ہیں تو ہم پر یہ بات واضح اور بیّن ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی عروج و ترقی کی، تہذیب کی رفعتوں تک پہنچے، تو یہ ارفع مقام انہیں اتباعِ قرآن ہی کے نتیجہ میں ملا اور جب کبھی انہوں نے قرآن اور اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیم کو پس پشت ڈال دیا، اس سے منہ موڑ لیا، اس سے بے رُخی برتی، اس سے دُوری اور بے تعلقی اختیار کی اور اسے ناقابلِ عمل سمجھتے ہوئے مہجور قرار دیا تو وہ قعرِ مذلت میں جا گرے۔

اس کے برعکس جب انہوں نے قرآن کریم کو عزیزِ جان بنایا اور اس کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھا، قرآن کریم کے نور سے منور ہو کر اور اس کے خادم بن کر میدانِ عمل میں اُترے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی ترقیات سے نوازا اور ایسی رفعتیں انہیں عطا کیں کہ دنیا کے وہ معلم اور استاد بھی بنے، دنیا کے وہ ہادی اور راہنما بھی ہوئے، دنیا کے وہ محسن بھی ٹھہرے، خدائے رزاق سے تعلق پیدا کر کے الحفیظ اور العلیم کی صفات کے مظہر بنے اور علیٰ خزائن الارض انہیں مقرر کیا گیا اور زمین کی پیداوار کی تقسیم ان کے سپرد کی گئی اور ایک دنیا نے اُن سے بھیک مانگی اور جہان کو انہوں نے سیر کیا مگر ان کے دامن دنیا داروں کے سامنے کبھی نہ پھیلے۔ نہ وہ دنیوی طاقتوں کے سامنے کبھی جھکے نہ ان سے مرعوب ہوئے اور نہ وہ کبھی اُن کے زیرِ احسان آئے۔ لیکن مسلم اقوام نے جب قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو طاقِ نسیان کی زینت اور قرآناً مہجوراً بنا دیا اور اپنی ناقص اور غافل عقلوں کو آسمانی نور سے بہتر جانا تو نورِ علم، نورِ فراست اور نورِ فطرت اُن سے چھین لیا گیا۔ روحانی علوم و انوار کا تو ذکر کیا، دنیوی علوم میں بھی انہیں غیروں سے بھیک مانگنی پڑی اور جب رزاقِ حقیقی سے انہوں نے اپنا رشتہ توڑ لیا تو حسناتِ دنیا بھی ان سے چھین لی گئیں اور ہم نے دیکھا کہ للچائی ہوئی نظروں سے وہ دنیا داروں کو تک رہے تھے۔ پس مسلمانوں کی تاریخ ایسے حقائق سے بھری ہوئی ہے۔ اس تاریخ کے بہت سے باب جہاں سنہری حروف سے لکھے نظر آتے ہیں وہاں وہ باب بھی تو ہمارے سامنے آتے ہیں جنہیں پڑھ کر ہماری گردنیں جھک جاتی ہیں۔ تاریخ کے ان ابواب سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مسلم اقوام میں سے کس قوم نے کس زمانہ میں قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو اس کا حقیقی مقام دیا اور وہ درجہ دیا جو اُسے دیا جانا چاہیئے تھا اور کس قوم نے کس زمانہ میں قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو بھلا دیا اور پھر دُنیا میں ان کے لئے عزت اور پناہ کا کوئی مقام بھی باقی نہ رہا۔

پس جماعت احمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ محض بیعت کر لینا یا محض احمدیت میں داخل ہونا یا محض احمدیت کا لیبل اپنے اُوپر لگا لینا کافی نہیں جب تک ہم اسلمتُ لربّ العٰلمین ہ کا صحیح نمونہ اپنے خدا اور خدا کی بنائی ہوئی دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے، جب تک ہم قرآن کریم کے تمام اوامر و نواہی کی عزت نہیں کرتے ان کے آگے نہیں جھکتے، اور جن باتوں سے ہمیں روکا گیا ہے ان سے باز نہیں آتے۔ اور جن چیزوں کے ہمیں کرنے کی تلقین کی جاتی ہے وہ ہم بجا نہیں لاتے اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں کے وارث نہیں ہو سکتے جن فضلوں کا وارث وہ انسان ہوتا ہے جو قرآن کریم سے منور ہوتا ہے اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کامل متبع ہوتا اور قرآن کریم کا سچا خدمت گزار ہوتا ہے۔ ....

"قرآن کریم کے بغیر، قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر قرآن کریم کے نور سے پیٹھ پھیرتے ہوئے، قرآن کریم کو معزز نہ جان کر اپنے دلوں سے باہر نکال پھینکتے ہوئے ہم خدا کی نگاہ میں کوئی عزت، کوئی بلندی، کوئی رفعت، کوئی کامیابی، کوئی کامرانی اور کوئی فتح حاصل نہیں کر سکتے۔"

(قرآنی انوار صفحہ ۲۱ تا صفحہ ۲۳)

"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا ربّ ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں، ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑانے والی ہوں کہ اے خدا! ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں، جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں اسی لئے میں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔"

خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام

"خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ لوگ جو سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں؟ اور اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنیوالے ہیں؟ میری اس تحریک پر جماعتوں نے توجہ دی۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے تو بہت اچھی رپورٹیں مل رہی ہیں لیکن بعض جماعتیں ابھی ایسی بھی ہیں جہاں ابھی تک یہ کام شروع نہیں ہوا اور بعض جماعتوں کے متعلق یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ کام شروع ہونے کے بعد پھر سستی کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔"

عہدیدارانِ جماعت اور امراءِ اضلاع سے خطاب

"میں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران، خصوصاً امراءِ اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔" (ایضاً صفحہ ۱۷، ۱۸)

"ہمیں اس کتاب میں صفتِ عزیز کا ذکر کر کے یہ بتایا گیا کہ اگر تم اس الکتٰب پر عمل کرنے والے ہو گے، اگر تم اس کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہو گے تو اللہ جو عزیز ہے تمہیں عزت کے ایسے مقام پر کھڑا کریگا کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گی اگر تمہاری ترقی کے سامنے ہمالیہ کے پہاڑ بھی حائل ہوں گے تو وہ پاش پاش کر دیئے جائینگے۔ مسلمانوں کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ بالکل بے کسی اور بے بسی کے زمانہ میں جب ان کے پاس نہ عزت تھی نہ طاقت تھی، نہ مال تھا اور نہ کوئی اور ظاہری سامان تھے صرف قرآن کریم ہی تھا جو اُن کے ہاتھ میں تھا۔ صرف قرآن کریم ہی تھا جو اُن کے عمل میں نظر آ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں غلبہ عطا فرمایا اور ان کے مقابل آنے والی سب طاقتوں کو مٹا دیا اور ایک کم مایہ، بے مایہ، کمزور و ناتواں اور غریب کو تمام دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں کامیاب و کامران کر دیا۔" (ایضاً صفحہ ۲۴، ۲۵)

"پس خدائے عزیز کے ساتھ تعلق رکھنے والے عزت کے ایسے مقام کو حاصل کرتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن قرآن کریم کی طرف منسوب ہونا اور پھر عزت کی بجائے ذلت کے مقام پر کھڑا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ ایسا شخص زبان پر تو قرآن کریم کا نام لاتا ہے لیکن دل سے اسے دھتکارنے والا اور پرے کرنے والا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۲۶، ۲۷)

"پھر فرمایا کہ جس اللہ نے یہ کتاب تمہیں بھجوائی ہے وہ صرف العزیز ہی نہیں الحکیم بھی ہے۔ الحکیم کے معنے "صاحبِ حکمت" کے ہیں۔ حکمۃ عربی زبان میں عدل، علم، حلم، فلسفہ کے لئے

استعمال ہوتا ہے۔ ..... اگر تم قرآن کریم کا غور سے مطالعہ کرو گے، اس کو سمجھو گے، اس کے علوم کے حصول کے لئے اپنے رب سے دعائیں کرتے رہو گے تو تمہیں وہ علوم عطا کئے جائیں گے کہ دنیا کے سارے عالم تمہارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکیں گے۔ چنانچہ ابتدائے زمانہ اسلام میں جو ترقی کا زمانہ ہے ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ مغرب کے جتنے بڑے بڑے فلاسفر گزرے ہیں ان سب نے اپنی فلاسفی یا اُن نظریات میں جو انہوں نے پیش کئے ہیں کسی نہ کسی مسلمان محقق سے بھیک مانگی ہے ..... جس وقت مسلمان قرآن کریم کی قدر کرنے والا تھا، قرآن کے نور سے حصہ پانے والا تھا۔ وہ تمام اُن اقوام کا استاد تھا لیکن پھر مسلمان کہلانے والوں نے اپنے غرور اور نخوت میں عملاً یہ اعلان کر دیا کہ ہمیں قرآن کریم کی ضرورت نہیں ہماری عقل ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی ناقص عقل پر ہی بھروسہ کرنا ہے تو پھر جاؤ اپنی عقل سے کام لیکر دیکھ لو اور آخر یہ ہوا کہ ہمیں علم کے ہر میدان میں بھیک مانگنی پڑ گئی ..... حالانکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے مِنَ اللّٰہِ الحکیم کہ یہ حکیم اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اگر تم اس کی پیروی کرو گے، اس کے نور سے حصہ لو گے تو دنیوی علوم میں بھی کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ کئی سو سال تک کی خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ واقعہ میں خدا تعالیٰ نے یہ سچ فرمایا ہے کیونکہ علم کے میدان میں کئی سو سال تک مسلمانوں کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی قوم کھڑی نہیں ہو سکی۔"

(قرآنی انوار صفحہ ۲۸ تا صفحہ ۲۹)

"پس اگر تم روحانیت میں ترقی حاصل کرنا چاہتے ہو یا دنیوی علوم میں فوقیت اور رفعت کے مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس کتاب کی پیروی کرنے والے بنو۔ اگر تم اس کتاب کی آواز کی طرف متوجہ نہ ہو گے، اس کی وہ قدر نہیں کرو گے جو کرنی چاہیئے تو نہ روحانی میدان میں تم کوئی ترقی حاصل کر سکو گے اور نہ دنیوی علوم میں دوسروں سے مقابلہ کرنے کی طاقت اپنے اندر پیدا کر سکو گے۔" (قرآنی انوار صفحہ ۵۳)

"اس لئے میں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنیوالے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک دل میں اس کی محبت نہ ہو، جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو، جب تک کہ آپ اس کو کما حقہ سمجھنے والے نہ ہو اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنیوالے نہ ہوں، جب تک آپ قرآن کریم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور اگر آپ نے اس غرض کو جس کیلئے یہ جماعت قائم کی گئی ہے حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنیوالے ہوں اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنیوالے ہوں، قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں، قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں بھی اشاعت کریں۔" (ایضاً صفحہ ۳۳، ۳۴)

(باقی)

قیادت تربیت

بدظنی

بہت سی مشکلات اور بہت سے فسادات محض بدظنی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (حجرات)

ترجمہ۔ اے ایمان لانے والو! تم ظنی امور سے بہت بچا کرو کیونکہ بسا اوقات ایسے امور گناہ کا موجب ہوتے ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے لوگو تم بدظنی سے بہت بچو کیونکہ یہ سب سے جھوٹی بات ہے۔ تم کسی کے عیب نہ ڈھونڈا کرو اور نہ اس کی جستجو کرو۔ (بخاری)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ایک تعارف

ڈاکٹر رشید الدین خان صاحب

(از مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی)

ڈاکٹر رشید الدین خان پروفیسر و صدر شعبہ سیاسیات اور ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنس عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (انڈیا) کو صدر جمہوریہ ہند نے انڈین پارلیمنٹ کی راجیہ سبھا (ایوان بالا) کا ممبر نامزد کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف راجیہ سبھا کے اُن بارہ ممبران میں سے ایک ہیں جنہیں صدر جمہوریہ دستور ہند کے تحت امتیازی قابلیت اور نمایاں خدمات کی بناء پر ہندوستان کے علمی اور سماجی حلقوں سے نامزد کرتے ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان سابق مملکت حیدرآباد کے ایک ممتاز اور معروف احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کے والد مرحوم جناب مولوی غلام اکبر خان المخاطب بہ نواب اکبر یار جنگ بہادر ڈاکٹر ذاکر حسین خان مرحوم سابق صدر جمہوریہ ہند کے نہایت قریبی عزیز تھے۔ خود نواب صاحب موصوف کا شمار سابق مملکت آصفیہ حیدرآباد کے مشہور نامور اور ممتاز وکلاء میں ہوتا تھا۔ انہیں ۴۶ سال کی عمر میں ہی حیدرآباد ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا تھا۔ اس عمر میں یہ اعزاز کم ہی افراد کو دیا جاتا ہے۔ وہ ہوم سیکرٹری، سیکرٹری عدالت و تعلیم حکومت حیدرآباد کے عہدوں پر بھی فائز رہے اور اپنی خداداد قابلیت، صلاحیت اور اصابت رائے کی بناء پر حکومت وقت میں خاصہ اثر و رسوخ اور عزت رکھتے تھے اور مختلف سرکاری کمیشنوں کی صدارت پر بھی مامور کئے جاتے رہے ہیں۔

قانون کے علاوہ ان کی علمی اور ادبی قابلیت اور صلاحیت کی بڑی شہرت تھی اور اپنے زمانے کے ممتاز مقررین میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ غرض یہ کہ ان کی شخصیت بڑی پہلودار اور فضل و کمال کی جامع تھی۔ اور ان کی ان خوبیوں کی تعریف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی تھی۔

ڈاکٹر رشید الدین خان کے بڑے بھائی جناب غلام احمد خان صاحب ہیں جو آندھرا ہائی کورٹ کے سینئر اور سپریم کورٹ آف انڈیا کے ایڈووکیٹ ہیں۔ ان کے دوسرے تین چھوٹے بھائی سب کے سب علمی دنیا میں اونچا مقام اور رتبہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان نے علمی دنیا میں جو نمایاں مقام حاصل کیا ہے اس میں علاوہ دل و دماغ کے اعلیٰ اوصاف کے جو انہیں ورثہ میں ملے ہیں ان کی پُر اثر اور دلکش شخصیت اور ذاتی اکتساب کا بھی کافی دخل ہے۔ ان کی عمر اس وقت صرف ۵۴ سال ہے اور اس عمر میں وہ ہندوستان کے مختلف علمی اور تحقیقاتی اداروں، انجمنوں اور یونیورسٹیوں سے مختلف حیثیتوں میں تعلق رکھتے ہیں اور بیس سے زائد کُل ہند سطح کے علمی اداروں اور تنظیموں کے اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں انڈین کونسل آف سوشل سائنس ریسرچ وزارت تعلیم حکومت ہند۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن۔ اکاڈمی آف سوشل سائنس۔ ترقی اردو بورڈ وزارت تعلیم حکومت ہند۔ انڈین کمیٹی فار کوآپریشن ود یونسکو۔ انڈیا انٹرنیشنل سنٹر۔ آل انڈیا پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن۔ انسٹی ٹیوٹ آف ایشین اسٹڈیز۔ امریکن پولیٹیکل سائنس ایسوسی ایشن (واشنگٹن۔ امریکہ) وغیرہ جیسے اہم علمی و تحقیقاتی ادارے شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر صاحب موصوف ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں سے بھی کسی نہ کسی حیثیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں عثمانیہ یونیورسٹی کے علاوہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی۔ مدراس، بمبئی، دہلی، میسور اور کیرالا یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں۔ وہ بین الاقوامی شہرت کے رسالے "اسلامک کلچر" (حیدرآباد) حیدرآباد اکنامک اینڈ پولیٹیکل ویکلی (بمبئی) اور "راجہ و دیا" کی مجالس ادارت کے بھی ممبر ہیں۔

ایک اہم اعزاز جو ڈاکٹر رشید الدین خان کو حال میں حاصل ہوا ہے وہ ان کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے چوبیسویں اجلاس کے لئے حکومت ہند کے وفد میں اسپیشل آڈوائزر کم ممبر کی حیثیت میں انتخاب تھا۔ اس اعزاز کے فوری بعد راجیہ سبھا کے لئے ان کا انتخاب اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ موصوف نے اپنے وسیع مطالعہ، تبحر علمی، سماجی خدمات اور غیر معمولی قابلیت کی بناء پر نسبتاً کم عمری میں ایک قابل رشک مقام حاصل کر لیا ہے اور ان کے لئے مستقبل میں مزید خدمت و ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

ڈاکٹر رشید الدین خان نے اپنی طالبعلمی کے زمانے میں بالخصوص اپنے ماموں مولوی سید بشارت احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تحریک پر اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کی تھی۔ ان کی مرحومہ بیوی (ہاجرہ بیگم صاحبہ) حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں جن کی سالہا سال کی طویل علالت کے زمانے میں بہترین علاج معالجہ اور تیمارداری کا مثالی نمونہ پیش کر کے ڈاکٹر صاحب اپنی ذاتی اور خاندانی شرافت کا قابل تقلید ثبوت دیا تھا۔

دعا ہے کہ ڈاکٹر رشید الدین خان کے لئے یہ اعزاز اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں مبارک کرے۔ ہماری نیک تمنائیں ان کے اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں +

1970ء 0 ج 18

مغربی افریقہ کے تاریخی سفر کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی

کراچی میں مراجعت

مقامی احباب کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم اور حضور کا ایمان افروز خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا افریقی ممالک میں پہلا بابرکت اور تاریخی سفر خدا تعالیٰ کے بے انتہا انعامات اور فضل کو اپنے جلو میں لئے ہوئے تھا اور ان ممالک میں حضور کی غیر معمولی مقبولیت اور ان ممالک میں احمدی بھائیوں کے ایمان اور اخلاص کے مظاہرے بڑے ہی خوش کن اور ایمان افروز تھے لیکن اس کے باوجود پاکستان کا ہر احمدی اپنے پیارے امام کی ملک سے غیر حاضری کو دلی طور پر محسوس کر رہا تھا چنانچہ جونہی کراچی میں یہ خبر پہنچی کہ حضور ۷ رجون کو واپس تشریف لا رہے ہیں تو ہر ایک کا دل خوشی سے لبریز ہو گیا۔

ہوائی جہاز کا کراچی میں آمد کا وقت گیارہ بجے تھا۔ احباب جماعت کافی وقت پہلے ہی جوق در جوق ایئرپورٹ پر پہنچنے شروع ہو گئے اور ہزارہا افراد باوجود شدید گرمی اور حبس کے اپنے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اس موقع پر متعدد بیرونی جماعتوں کے مربی صاحبان اور نمائندگان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن میں لاہور، کوئٹہ، جھنگ، حیدرآباد، میرپور خاص اور بانڈھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جونہی جہاز کی آمد کا اعلان ہوا تمام بے تاب آنکھیں ہوائی جہاز پر مرکوز ہو گئیں اور جونہی حضور ایدہ اللہ باہر تشریف لائے ہزارہا افراد نے اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور کو خوش آمدید کہا۔ تھوڑی دیر بعد اس لاؤنج میں تشریف لائے جہاں جماعت کے معززین اور عمائدین حضور کا انتظار کر رہے تھے۔ حضور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا اور دوستوں نے حضور کو کامیاب سفر کی مبارکباد پیش کی اس کے بعد حضور احباب کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور افریقہ کے سفر کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے اور خدا تعالیٰ کے انعامات کے زندہ شواہد اور قدم قدم پر خدائی نصرت کے نظاروں کے بعض پہلو بیان کئے۔ احباب سراپا گوش ہو کر اپنے آقا کے ارشادات سن رہے تھے اور قلب و نظر کی تشنگی بجھا رہے تھے یہ روحانی محفل نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

جب حضور لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ میں تمام دوستوں سے ملنا چاہتا ہوں۔ لیکن جب باہر تشریف لائے اور ہزارہا افراد کو دیکھا اور محسوس کیا کہ ان سے ملنا انتظامی مشکلات کا باعث ہو سکتا ہے تو حضور نے اعلان فرمایا کہ شام کو احمدیہ ہال میں ملاقات ہو گی۔ چنانچہ یہ پیغام دوستوں تک پہنچا دیا گیا جو ان کی تسکین کا باعث ہوا۔ اس کے بعد جب دو رویہ قطاروں میں سے گذرے تو احباب اونچی آواز میں سلام اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہکر اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے اور حضور بھی ان کا جواب خوشی اور مسرت کے چہرے کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر دے رہے تھے۔ اس کے بعد حضور کار میں تشریف فرما ہوئے اور صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کی کوٹھی بیت الفضل تشریف لے گئے اور وہاں پہنچنے کے بعد کچھ دیر دوستوں کے ساتھ گفتگو کرتے رہے اور پھر اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

مغرب کی نماز کے وقت احباب جماعت جوق در جوق اپنے آقا کے ارشادات سننے اور شرف مصافحہ سے فیضیاب ہونے کے لئے احمدیہ ہال پہنچ گئے۔ حضور جب ہال میں پہنچے تو وہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضور نے مغرب و عشاء کی نماز میں پڑھائیں اور پھر کارروائی تلاوت و نظم سے شروع ہوئی مکرم ثاقب زیروی صاحب نے جو حضور کے استقبال کے لئے لاہور سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور کی مراجعت کے متعلق اپنی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور اپنے سفر افریقہ میں خدائی تائید و نصرت اور غیر معمولی کامیابی کے واقعات و حالات بیان فرمائے اور بتلایا کہ افریقہ کے ممالک میں اگرچہ احمدیت کا مبارک پودا حضرت مصلح موعود نے لگایا تھا لیکن خدا کی مصلحتوں کے تحت ان ممالک کا آپ دورہ نہ فرما سکے اور تقریباً پچاس سال بعد خلیفہ وقت ان ممالک میں گیا۔ چنانچہ اس عرصہ میں ان ممالک نے بچشم خود دیکھ لیا کہ احمدی وہاں سے کچھ لینے کے لئے نہیں گئے تھے بلکہ ان کو دینے کے لئے گئے تھے۔ اس عرصہ میں احمدی مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں ان ممالک کی فلاح و بہبود کے لئے شاندار کام ہوا اور وہ نہ صرف اسلام کے حقیقی پیغام اور آب حیات سے مستفیض ہوئے۔ بلکہ ان کی تعلیمی اور طبی ضروریات کے لئے بھی سامان فراہم کئے گئے۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے گیمبیا میں آپ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ آئندہ پانچ سال میں ان ممالک میں ایک لاکھ پونڈ خرچ کر دینا چاہیئے تاکہ ہم ان ممالک میں اسلام کے پیغام کو موثر طور پر پہنچا سکیں۔ اس فنڈ کا نام "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" رکھا گیا ہے اگرچہ بظاہر اس رقم کا جمع ہونا مشکل نظر آتا تھا لیکن چونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تحریک تھی۔ اسلئے یقین تھا کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے انتظام فرما دے گا۔ چنانچہ ابتدائی طور پر اس کی تحریک لندن میں کی گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ۴۴ ہزار پاؤنڈ کے وعدہ جات ہو گئے جن میں سے ۱۰ ہزار پونڈ نقد جمع ہو گئے۔ اس کے بعد حضور نے پاکستان کے متعلق سکیم کا اعلان فرمایا جس کی تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

حضور کا یہ پُرمعارف خطاب ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہا اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور نے فرمایا کہ وہ احباب جماعت سے ملنا چاہتے ہیں جس پر تمام احباب پروانہ وار صف بستہ ہو گئے اور حضور نے تقریباً پونے دو گھنٹہ تک تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور انتہائی شفقت اور محبت سے چھوٹوں اور بڑوں کی معروضات کو سنا اس موقعہ پر ایک خاص امر یہ تھا کہ حضور نے چھوٹے بچوں کو بوسوں سے نوازا اور اس کا نام انتہائی پیار رکھا یعنی جس طرح افریقہ میں متعدد بچوں کو حضور نے اپنے بوسے سے نوازا تھا اور یوں عملی طور پر رنگ و نسل کے متعلق اسلامی تعلیم کا مظاہرہ فرمایا اسی طرح کراچی میں بھی کئی ایک بچوں کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔

۸ رجون کو صبح روانگی کا پروگرام تھا۔ ایئرپورٹ پر الوداع کہنے کے لئے احباب پہنچے ہوئے تھے اور وہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور کوٹھی سے سوا سات بجے روانہ ہوئے اور ایئرپورٹ پر ۸ بجے میں پہنچ گئے۔ چنانچہ حضور نے قطاروں میں سے گذرتے ہوئے احباب کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس لاؤنج میں پہنچے جہاں حضور معززین جماعت میں تشریف فرما ہوئے اور افریقہ کے متعدد واقعات اور وہاں پر تبلیغ اسلام کے شاندار مواقع بیان فرماتے رہے۔ ٹھیک ۸ بجے جہاز کی روانگی کا اعلان ہوا اور حضور باہر تشریف لے گئے۔ تمام احباب ایئرپورٹ کی چھت پر پہنچ گئے۔ تا حضور کے جہاز پر سوار ہونے اور روانگی کو دیکھ سکیں۔ حضور نے جہاز میں سوار ہونے سے قبل احباب کے سلام اور جوش و خروش کا جواب فضا میں ہاتھ بلند کر کے دیا۔ جونہی جہاز کی روانگی کا وقت قریب ہوا حضور کے سفر میں سلامتی کے لئے اجتماعی دعا ہوئی اور جیسے ہی جہاز کے پہیوں میں حرکت پیدا ہوئی تو سینکڑوں ہاتھ فضا میں اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے بلند ہوئے اور حضور بھی اپنی جماعت کی اس محبت کے مظاہرہ کے جواب میں جہاز کے اندر سے ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیتے رہے۔ اور احباب اپنے پیارے آقا کے سفر کی سلامتی اور خیریت سے پہنچنے کی دعاؤں کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

(محمد اجمل شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی)

بشاشتِ قلبی کا مظاہرہ

تحریک جدید کے ایک انسپکٹر ایک حلقہ میں دورہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"یہ محلہ بادی النظر میں اعلیٰ کاروبار کرنیوالے دوستوں پر مشتمل نظر نہیں آتا مگر ہر گھر پر جانے سے طبیعت میں فرحت محسوس ہوتی تھی۔ ہر گھر کے مرد اور خواتین جن کے ذمہ واجب الوصول چندہ تھا نہایت ہی اطمینان خوشی محبت کے جذبات سے جواب دیتے تھے۔ "ان شاء اللہ جلد ادا کریں گے"۔

یہ مثال ظاہر کرتی ہے کہ سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی تربیت کے نتیجہ میں تحریک جدید کے مالی مجاہدین کتنی بشاشت قلبی سے آمادہ بہ قربانی رہتے ہیں قریباً ہر جماعت میں بفضلہ تعالیٰ اسی بشاشت قلبی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عہدہ دار حضرات ایک منظم جدوجہد کے ذریعہ احباب جماعت کو یہ ذہن نشین کرائیں کہ اب تحریک جدید کے چندہ سے جلد سبکدوش ہو جانے کا وقت ہے مبادا سال کے آخری حصہ کا انتظار کرتے کرتے بقایا داری کا داغ ان پر لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اولین موقعہ پر اس اہم ذمہ داری [illegible]

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر
مکرم گیانی عباد اللہ صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سول ہسپتال گوجرانوالہ
مکرم بشیر احمد صاحب خادم کوٹھی البشریٰ ربوہ
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ ہجرت مئی میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم عبد السلام صاحب بھٹی از طرف اہلیہ مرحومہ	۲۰ — ۰۰
مکرم رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور	۱ — ۰۰
مکرم عبد الستار صاحب سیکرٹری سمن آباد لاہور	۲ — ۰۰
مکرم عبد القیوم صاحب فاروقی پرانی انارکلی لاہور	۷ — ۶۴
مکرم عبد الغفور صاحب شوگر ملز بنوں	۴۸ — ۷۵
مکرمہ مسز بشریٰ بشیر صاحبہ	۱۰ — ۰۰
جماعت احمدیہ گوجرانوالہ	۳ — ۰۰
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب سیالکوٹ شہر	۵ — ۰۰
مکرم محمد رشید صاحب ارشد فوشہرہ کینٹ	۲۵ — ۰۰
مکرم عبد الحمید صاحب صدر حافظ مزنگ لاہور	۱۰ — ۰۰
مکرم عبد الغفار صاحب سیکرٹری سرگودھا	۱۰۱ — ۰۰
مکرم چوہدری فتح خان صاحب چک ۷۸ جنوبی سرگودھا	۵ — ۰۰
مکرم قمر احمد صاحب قریشی حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۷ — ۰۰
مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ربوہ	۳ — ۰۰
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب ربوہ	۳۰۰ — ۰۰
مکرم مرزا محمد حسین صاحب کراچی	۲۵ — ۰۰
مکرم عبد الغنی صاحب خادم خانیوال	۳ — ۰۰
مکرم ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۲۵ ج	۲ — ۰۰
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب محلہ گلے زئیاں سیالکوٹ	۵ — ۰۰
مکرم اقبال احمد صاحب بھٹی چمبڑ ضلع حیدر آباد	۱۰ — ۰۰
مکرم عبد المالک صاحب سرگودھا چھاؤنی	۵۰ — ۰۰
مکرم شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو لاہور	۷۰ — ۰۰
مکرم عبد القیوم خان صاحب پرانی انارکلی لاہور	۱۰ — ۸۹
مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب سکھر	۴۱ — ۵۰
مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۴ — ۰۰
مکرم عطاء الاعلیٰ صاحب پسر مولوی عطاء الکریم صاحب مربی	۳۰ — ۰۰
مکرم شیخ محمد یوسف شیخ عبد القدیر صاحبان لائلپور	۲۹ — ۰۰
مکرم ناصر احمد صاحب بابی کوٹلی آزاد کشمیر	۳۰ — ۰۰
مکرم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب دار العلوم شرقی ربوہ	۱ — ۰۰
مکرم رشید مرزا صاحب اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم ربوہ	۱۰ — ۰۰
مکرم قاری محمد عاشق صاحب	۱ — ۰۰
مکرمہ مسز میجر منظور الحسن صاحبہ گجرات	۵ — ۰۰
مکرم عبد النقاد صاحب سمن آباد لاہور	۲ — ۰۰

ہفتہ تعلیم کے پروگرام کا پہلا حصہ تعلیم القرآن

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ۱۹ جون تا ۲۷ جون ۱۹۷۱ء ہفتہ تعلیم منانے کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ اس میں تعلیم القرآن کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ جماعتی نظام کے تحت جہاں پہلے تعلیم القرآن کلاسز جاری ہیں۔ ان میں جملہ خدام کو شامل کیا جائے۔

۲۔ جہاں پہلے کلاسز جاری نہیں وہاں تعلیم القرآن کمیٹی کے ذریعہ کلاسز جاری کی جائیں

نوٹ:۔ تعلیم القرآن کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہے۔

ا۔ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ ب۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد
ج۔ زعیم انصار اللہ د۔ قائد خدام الاحمدیہ ۔ ر۔ صدر مجلس

۳۔ اس ہفتہ کے دوران ایسا معین منصوبہ بنایا جائے۔ جس کے ذریعہ جلد از جلد تمام خدام ناظرہ قرآن کریم جاننے والے ہو جائیں۔

۴۔ ناظرہ قرآن مجید جاننے والوں کیلئے ترجمہ سکھانے کا فوری بندوبست کیا جائے

۵۔ خدام کو سورۃ بقرہ کی پہلی ستر آیات معہ ترجمہ یاد کروائی جائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ میری بیوی لمبے عرصے سے خارش کی موذی مرض میں مبتلا ہے۔ اور اب ساتھ ہی بواسیر کی تکلیف بھی شروع ہو گئی ہے۔

نعیم احمد شریفی لائبریرین
احمدیہ لائبریری ۴۰ بندر روڈ کراچی

۲۔ میرے دادا جان محترم محمد اسماعیل صاحب درویش قادیان میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

بشیر احمد ناصر کارکن دفتر محاسب
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

لائبریری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کھلنے کے اوقات

لائبریری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تا اطلاع ثانی صبح ۹ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک کھلی رہے گی۔ ان اوقات میں احباب لائبریری سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

مہتمم عمومی
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۱ جون ۱۹۷۱ء کے آخری صفحہ اور آخری کالم میں حضور کے استقبال کرنے والے امراء کرام کے نام شائع ہوئے ہیں ان میں غلطی سے صوفی غلام محمد صاحب کو ڈیرہ اسمٰعیل خان کا امیر لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے امیر شیخ صدیق احمد صاحب ہیں۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبد الرحمان صاحب کوئٹہ	۲۰ — ۰۰
مکرمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ بذریعہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب	۵ — ۰۰
مکرم ایم منیر احمد صاحب کراچی ۲۹	۵۰ — ۰۰
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بنوں	۱۵ — ۰۰
مکرم سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۲ — ۰۰
مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ولیٹ مارکیٹ کراچی ۲	۵ — ۰۰
مکرمہ آپا چوہدری صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مظفر گڑھ	۱۱ — ۵۰
مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ۴۰ گ ب ضلع لائلپور	۱۰ — ۰۰
مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد لکیمل پور	۲ — ۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ لطیف احمد صاحب ربوہ	۱ — ۰۰
مکرم حمید احمد صاحب خالد لائبریرین جامعہ احمدیہ	۱ — ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب گدو بندر روڈ کراچی	۳۰۰ — ۰۰
مکرم عبد الرحمان صاحب محاسب کراچی	۱۱۳ — ۰۰
مکرم نسیب احمد صاحب ارشد ابن پیدہ لائلپور	۱۰ — ۰۰
مکرم منیر احمد صاحب چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ	۲ — ۰۰

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امریکہ کو یاسر عرفات کا انتباہ

عمان ۱۶ جون۔ فلسطینی مجاہدین کے راہنما مسٹر یاسر عرفات نے اردن کے حالیہ بحران کیلئے امریکہ کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے امریکی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے اس علاقہ میں اپنی فوجیں بھیجنے کی کوشش کی تو اسے ایک اور ویٹ نام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امریکہ کے سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا تھا کہ اردن میں امریکی باشندوں کے تحفظ کے لئے امریکی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا تاکہ ضرورت پڑنے پر انہیں اردن روانہ کیا جا سکے لیکن بعد ازاں امریکی وزیر خارجہ مسٹر راجرز نے اس بات کی تردید کر دی اور کہا کہ امریکہ اردن میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا

عمان میں پھر فائرنگ شروع ہو گئی

بیروت ۱۶ جون۔ اردن کے دارالحکومت عمان میں ایک دن سکون رہنے کے بعد کل رات پھر فائرنگ شروع ہو گئی عمان سے یہاں آنے والے مسافروں نے بتایا ہے کہ کل آدھی رات کے بعد شہر کے شمالی حصوں سے اچانک مشین گنوں سے گولیاں چلنے لگیں۔ اردن کی حکومت کے ترجمان نے اس سلسلے میں کوئی واضح بیان دینے سے گریز کیا ہے۔ لیکن اخباری نمائندوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کر رہی ہے۔ یہاں پہنچنے والی خبروں میں کہا گیا ہے کہ اردن کے مختلف حصوں سے متضاد خبریں آ رہی ہیں۔ سرکاری ریڈیو نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پر امن رہیں اور افواہوں پر کان نہ دھریں۔

اردنی فوج نے ۴۲ فدائیوں کو رہا کر دیا

عمان ۱۶ جون۔ اردنی فوج نے ان ۴۲ فدائیوں کو آزاد کر دیا ہے جنہیں ۷ جون کو زرقا کے مقام پر گھمسان کی جنگ کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ اس جنگ میں ۲۲ افراد ہلاک یا زخمی ہوئے تھے۔ فدائی رہائی کے بعد جب وہ الفتح کے رہنما یاسر عرفات سے ملے تو ان کی داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں اور ان میں سے کچھ کے پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ حریت پسندوں کے ایک ترجمان نے بتایا کہ دونوں اطراف کے قیدیوں کی اکثریت رہا کی جا چکی ہے۔

مصر اسرائیل پر فیصلہ کن ضرب لگانے والا ہے۔

قاہرہ ۱۶ جون۔ صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ مصر اپنے علاقوں کو آزاد کرانے کے لئے اسرائیل پر فیصلہ کن ضرب لگانے والا ہے۔ ایک کارخانہ کا افتتاح کرتے ہوئے صدر ناصر نے کہا ہے کہ ہم محدود پیمانے پر اسرائیل سے جنگ جیت چکے ہیں۔ سوئز کے محاذ پر لڑائی اس وقت بھی جاری ہے۔ ہم آخری فتح تک لڑتے رہیں گے۔

بلوچستان سرحد اور سندھ کے سیکرٹریٹ

پشاور ۱۶ جون۔ سرکاری اعلان کے مطابق بلوچستان اور صوبہ سرحد کے سیکرٹریٹ ۲۲ جون سے کوئٹہ اور پشاور میں کام شروع کر دیں گے۔ صوبہ سندھ کا سیکرٹریٹ کراچی میں ۲۴ جون سے کام شروع کر دیگا تینوں صوبوں کے چیف سیکرٹریوں نے ان صوبوں میں متعین کئے جانے والے افسروں اور عملے کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ مذکورہ تاریخوں سے اپنے دفتر میں کام شروع کر دیں۔ صوبہ سندھ میں متعین کئے جانے والے ریونیو بورڈ پبلک سروس کمشن رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز اور ہیلتھ انجینئرنگ کے عملے اور افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۲۴ جون کو حیدرآباد حاضر ہوں اور وہاں اپنے دفتر میں کام شروع کر دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صوبوں کے گورنر چیف سیکرٹری اور دیگر حکام اپنے عہدوں کا حلف یکم جولائی کو اٹھائیں گے صوبہ سندھ کا صدر مقام کراچی بلوچستان کا کوئٹہ اور صوبہ سرحد کا پشاور ہوگا (پی پی)

بس کے حادثہ میں چار افراد ہلاک

ملتان ۱۶ جون۔ کل صبح ملتان کے قریب ٹریفک کے دو حادثوں میں آٹھ افراد ہلاک اور تریسٹھ زخمی ہو گئے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس سروس کی ایک بس جو ڈیرہ غازی خان سے لاہور جا رہی تھی۔ ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ حادثے میں چار افراد جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں ہلاک اور تینتیس افراد زخمی ہو گئے یہ حادثہ ڈیرہ غازی خان سے تقریباً سات میل دور پیش آیا۔

مشرقی پاکستان موٹا چاول بھیجنے کی اجازت۔

اسلام آباد ۱۶ جون۔ مرکزی حکومت نے مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان موٹے چاول بھیجنے کی اجازت دیدی ہے یہ حکم یکم جولائی سے تین ماہ تک ہوگا۔

جراثیم کش دواؤں کی خریداری کے لئے قرضہ۔

اسلام آباد ۱۶ جون۔ حکومت پاکستان اینڈ گرانڈلیز بنک میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت بنک محکمہ تحفظ نباتات کو دس لاکھ ڈالر کا قرضہ جراثیم کش دواؤں کی خریداری کے لئے دیگا

تین امریکی طیارے گرا لئے گئے

ہانگ کانگ ۱۶ جون۔ کمیونسٹ فوائز پیتھٹ لاؤ کی فوجوں نے جنوبی لاؤس کے قصبے سراون میں تین امریکی بمبار طیارے مار گرائے گزشتہ چھ سال کے دوران لاؤس میں پیتھٹ لاؤ فوجوں نے پندرہ سو امریکی بمبار طیارے مار گرائے ہیں۔ (پی پی)

رومانیہ کے صدر پیرس پہنچ گئے

پیرس ۱۶ جون۔ رومانیہ کے صدر فرانس کے سرکاری دورے پر آج یہاں پہنچ گئے انہیں دو برس قبل صدر دیگال نے اپنے رومانیہ کے دورے کے دوران فرانس کے دورے کی دعوت دی تھی معلوم ہوا ہے کہ وہ فرانس میں قیام کے دوران یورپ کی سلامتی کے بارے میں صلاح مشورہ کریں گے۔

اولتھان لندن پہنچ گئے

لندن ۱۶ جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھان گزشتہ شب یہاں پہنچے ہوائی اڈے پر حکومت کے نمائندے لارڈ کراڈو نے ان کا پرتپاک استقبال کیا وہ یہاں حکومت برطانیہ کے مہمان کی حیثیت سے ایک دن قیام کریں گے اور پھر ماسکو روانہ ہو جائیں گے

اینگلو عرب پاکستان مرکز کے قیام کی تجویز۔

کراچی ۱۶ جون۔ برطانوی پارلیمنٹ کی سابق رکن مس مارگریٹ بیکے نے لندن میں اینگلو عرب پاکستانی مرکز قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے تاکہ عرب ممالک کے مقابلہ میں بڑھتی ہوئی یہودیوں کی طاقت کو روکا جا سکے۔

ایک مقامی ہوٹل میں عرب کلچرل ایسوسی ایشن کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ عربوں کی حمایت کرتی رہی ہیں کیونکہ وہ اپنی حق پر سمجھتی ہیں۔ مصر کے جنگی علاقے کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عرب بچوں عورتوں اور معصوم شہریوں کے قتل عام پر خدا یہودیوں کو کبھی معاف نہیں کریگا انہوں نے کہا کہ عربوں کی حمایت کے جرم میں انہیں نہ صرف پارلیمنٹ سے نکال دیا گیا بلکہ ان کے آئندہ انتخابات میں حصہ لینے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔

شہزادہ سہانوک شمالی کوریا پہنچ گئے

ہانگ کانگ ۱۶ جون کمبوڈیا کے شہزادہ سہانوک شمالی کوریا کے سرکاری دورے پر کل پیونگ یانگ پہنچے۔ ریڈیو پیونگ یانگ کے مطابق شمالی کوریا کے وزیر اعظم اور صدر نے ان کا ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیا وہ پیکنگ سے یہاں تک بذریعہ ٹرین پہنچے تھے۔ وہ وزیر اعظم کم ال سنگ کی دعوت پر یہاں پہنچے ہیں۔ شہزادہ سہانوک ایک ہفتہ قبل شمالی ویٹ نام کے دورے سے واپس پیکنگ پہنچے تھے (رائٹر)

درخواست دعا

بندہ کو تقریباً ۱½ ماہ سے شوگر کی شکایت ہے اور درد نقرس کی بھی شکایت ہے۔ گو پہلے کی نسبت آرام ہے اور شوگر ۲/۳ رہ گئی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرماوے

خاکسار صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

جیسوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جو عرصہ دراز سے استعمال میں ہے آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور صفائی اور حملہ بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

برائے فروخت

الیکٹرک واٹر پمپ (نیا) ساختہ مغل انجینئرنگ ورکس لاہور موجود ہے جو ٹینکی میں پانی چڑھانے کے لئے لگایا جاتا ہے۔ سستا دیدیا جائے گا۔

قاضی عبدالسلام بھٹی دارالصدر غربی ربوہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

نمبر شمار	نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
۲۹	مکرم مرزا محمد ارشاد صاحب جماعتِ احمدیہ کوئٹہ	۲۰۰۰	
۳۰	" میجر عبدالقدیر صاحب "	۲۰۰۰	
۳۱	" مرزا منور بیگ صاحب "	۲۰۰۰	
۳۲	" ماسٹر عبدالکریم صاحب "	۲۰۰۰	
۳۳	" عبداللطیف مہر صاحب "	۲۰۰۰	
۳۴	" خواجہ عبیداللہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۲۰۰۰	۲۰۰۰
۳۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ عبیداللہ صاحب " " "	۲۰۰۰	۲۰۰۰
۳۶	مکرم غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال ربوہ	۲۰۰۰	
۳۷	" میاں غلام محمد اختر صاحب - ربوہ	۱۰۰۰	۲۰۰
۳۸	" کریم بخش صاحب ڈار - کوئٹہ	۱۰۰۰	
۳۹	" صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ	۱۵۰۰	۱۵۰۰
۴۰	" ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب - کوئٹہ	۱۰۰۰	
۴۱	" میجر رحمت علی صاحب "	۱۰۰۰	
۴۲	" قاضی شریف الدین صاحب "	۵۵۵	
۴۳	" منور احمد صاحب قاسم ابن عبدالرشید صاحب زیروی - ربوہ	۵۵۰	۲۰
۴۴	" بشیر احمد سکھیرا صاحب - کوئٹہ	۵۰۱	
۴۵	" سردار رفیق احمد صاحب ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) مرحوم	۵۰۰	
۴۶	" چوہدری رشید احمد صاحب - حیدرآباد	۵۰۰	
۴۷	" محمد اسلم صاحب ایاز - باندھی	۵۰۰	
۴۸	" مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ - باندھی	۵۰۰	
۴۹	" ملک محمود احمد صاحب عشرت - لاہور	۵۰۰	
۵۰	" محمد نور الٰہی صاحب جنجوعہ چنیوٹ	۵۰۰	۳۰۰
۵۱	" عبدالرحمٰن صاحب اتالیق - ربوہ	۵۰۰	
۵۲	" مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی - ربوہ	۵۰۰	
۵۳	خاکسار چوہدری سمیع اللہ سیال مع اہل و عیال - ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
۵۴	مکرم ملک نصراللہ خاں صاحب مع اہل و عیال نیلہ گنبد لاہور	۵۰۰	۵۰۰
۵۵	" محمد شفیع صاحب ہاشمی - کراچی	۵۰۰	
۵۶	" محمد بشیر صاحب چغتائی - اسلام آباد	۵۰۰	
۵۷	مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۵۰۰	
۵۸	مکرم محمد رفیق صاحب چغتائی ابن "	۵۰۰	۱۰۰۰
۵۹	" محمد جمیل صاحب چغتائی - کراچی	۱۰۰۰	
۶۰	مکرمہ رفعت جمیل صاحبہ اہلیہ " "	۱۰۰۰	
۶۱	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ	۵۰۰	۱۰۰
۶۲	" ناصر احمد صاحب ظفر "	۵۰۰	۵
۶۳	" عبداللطیف صاحب کارکن خدام الاحمدیہ ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
۶۴	" محمود احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵۰۰	
۶۵	" عبدالغفور خادم صاحب دارالیمن ربوہ	۵۰۰	
۶۶	" عبدالغفور صاحب ننگلی - چھنگ صدر	۵۰۰	
۶۷	" چوہدری عبدالعزیز صاحب دواخانہ خدمت و شفا - لاہور	۵۰۰	۵۰۰
۶۸	" راجہ ناصر احمد صاحب لائلپور	۵۰۰	۵۰۰
۶۹	" ثاقب زیروی صاحب لاہور	۵۰۰	
۷۰	" ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
۷۱	" چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم - ربوہ	۵۰۰	
۷۲	" فضل احمد خاں صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵۰۰	
۷۳	" مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ سلسلہ - ربوہ	۵۰۰	
۷۴	" چوہدری محمد ابراہیم و محمد اسمٰعیل صاحبان دفتر انصاراللہ ربوہ	۵۰۰	
۷۵	" چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب مع اہل و عیال ربوہ	۵۰۰	
۷۶	" محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰۰	

(باقی)

درخواستِ دعا

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی - ربوہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل صبح سے تین فون آئے۔ عزیزم شمیم احمد کو بخار (سینڈ فلائی فیور) اور شدید درد بدن ہیں۔ قے آنا اور سانس کی تکلیف رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے دیکھ کر کہا کہ دل کا دَورہ گزر چکا ہے یہ بیماری الگ ہے۔ خون میں انفیکشن زیادہ ہے، بگلا بھی خراب ہے ان کو ہسپتال میں داخل کیا جائے۔ فوزیہ سخت پریشان ہے۔ شمیم کا تڑپنا دیکھا نہیں جاتا تھا۔ مہربانی سے بہت دعا کریں دردِ دل سے کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے اور دل کے دوسرے دَورے سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین۔

نیز عزیزی منیر احمد کی حالت بھی جب تک اصل آپریشن پتہ کا بخیر و خوبی ہو نہ جائے قابلِ اطمینان نہیں۔ ان کے لئے بھی دعا جاری رکھیں — اور عزیزہ امۃ الحلیم بھی بار بار ضعف کے دَورے سے بہت زیادہ کمزور ہو رہی ہیں ان کے لئے بھی بہت دعا کی ضرورت ہے۔ بعض احمدی بہن بھائی بھی بہت بیمار ہیں مَیں تو ان سب عزیزوں کے ساتھ سب کے لئے دعا کر رہی ہوں۔

ہر وقت کے دھڑکے اور پریشانی سے مَیں خود بھی بیمار ہو رہی ہوں آج صبح بھی دِل دھڑک کر آنکھ کھلی دِل پر اتنا بوجھ معلوم ہوتا تھا کہ وہم ہونے لگا۔ اللہ تعالیٰ سب کی خیر رکھے اور یہ دَورِ پریشانی تسلی میں بدل جائے۔ آمین۔

والسلام

مبارکہ ۱۶/۶

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

اِس سال کلاس یکم وفا (جولائی) کی بجائے یکم اگست (ظہور) بروز ہفتہ شروع ہوگی

کالجوں اور سکولوں کی تعطیلات کے پیچھے ہو جانے کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ماہِ اگست میں منعقد ہوگی۔ کلاس انشاء اللہ یکم اگست سے شروع ہو جائے گی۔

امراء کرام اور مربیان سلسلہ احمدیہ جملہ جماعتوں کے نمائندوں کو یکم اگست سے پہلے پہلے مرکزِ سلسلہ میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

علاقہ خیرپور میں تربیتی کلاس

۱۹ جون ۱۹۷۰ء بروز جمعہ علاقہ خیرپور کے خدام و اطفال کی ایک تربیتی کلاس نواب شاہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کلاس ۱۹/۶ کو نمازِ جمعہ کے بعد مسجد نور نواب شاہ میں تین بجے شروع ہو کر ۲۱/۶ کو دس بجے صبح اختتام پذیر ہوگی۔ مربیانِ سلسلہ کے علاوہ مرکزی نمائندہ کی آمد بھی متوقع ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴